راہ حق

ظاہر ہے کہ دین حق کو جب کبھی قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی‘ کوئی نہ کوئی دین باطل قوت اور زور کے ساتھ قائم شدہ تو پہلے سے موجود ہوگا ہی۔ طاقت بھی اس کے پاس ہوگی‘ رزق کے خزانے بھی اسی کے قبضے میں ہوں گے‘ اور زندگی کے سارے میدان پر وہی مسلط ہوگا۔ ایسے ایک قائم شدہ دین کی جگہ کسی دوسرے دین کو قائم کرنے کا معاملہ بہرحال پھولوں کی سیج تو نہیں ہو سکتا۔ آرام اور سہولت کے ساتھ‘ میٹھے میٹھے قدم چل کر یہ کام نہ کبھی ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ آپ چاہیں کہ جو کچھ فائدے دین باطل کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہوئے حاصل ہوتے ہیں‘ یہ بھی ہاتھ سے نہ جائیں اور دین حق بھی قائم ہو جائے تو یہ قطعاً محال ہے۔ یہ کام تو جب بھی ہوگا اسی طرح ہوگا کہ آپ ان تمام حقوق کو‘ ان تمام فائدوں کو‘ اور ان تمام آسایشوں کو لات مارنے کے لیے تیار ہو جائیں جو دین باطل کے ماتحت آپ کو حاصل ہوں‘ اور جو نقصان بھی اس مجاہدے میں پہنچ سکتا ہو اس کو ہمت کے ساتھ انگیز کریں۔ جن لوگوں میں یہ کھکیڑ اٹھانے کی ہمت ہو‘ جہاد فی سبیل اللہ انھی کا کام ہے‘ اور ایسے لوگ ہمیشہ کم ہی ہوا کرتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو دین حق کی پیروی کرنا تو چاہتے ہیں مگر آرام کے ساتھ‘ تو ان کے لیے بڑھ بڑھ کر بولنا مناسب نہیں۔ ان کا کام تو یہی ہے کہ آرام سے بیٹھے اپنے نفس کی خدمت کرتے رہیں اور جب خدا کی راہ میں مصیبتیں اٹھانے والے آخرکار اپنی قربانیوں سے دین حق کو قائم کر دیں تو وہ آکر کہیں اِنَّا کُنَّا مَعَکُمْ‘ یعنی ہم تو تمھارے دینی بھائی اور تمھاری ہی جماعت کے آدمی ہیں‘ لاؤ اب ہمارا حصہ دو (”جہاد کی اہمیت“ ‘ ابوالاعلیٰ مودودی‘ ترجمان القرآن‘ جلد ۱۷‘ شمارہ ۱‘ ۲‘ ۳‘ رجب‘ شعبان‘ رمضان ۱۳۵۹ھ / ستمبر‘ اکتوبر‘ نومبر ۱۹۴۰ء‘ ص ۲۴۷-۲۴۸)۔